www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
قسط	قِسْطَاس ترازو
قسم	(قَسَمَ تَسَّمَ - اِقْتَسَمَ
	بانٹنا ١٥/٩٠ - ٥١/٤)
	اَقْسَمَ - قَاسَمَ قسم کھانا
	تَقَاسَمَ آپس میں قسمیں کھانا
	اِسْتَقْسَمَ تقسیم چاہنا
قسو	قَسَا سخت ہونا قَسْوَہ سختی
	قَاسِيَة سخت
قشعر	(اِقْشَعَرَّ رونگٹے کھڑے ہونا ٢٩/٢٢
قصد	قَصْد اعتدال - سیدھا - ہلکا
	(قَصَدَ اور اِقْتَصَدَ درمیانی راہ
	اختیار کرنا)
قصر	قَصْر محل
	قَصَرَ بند ہونا - حد سے کم کرنا۔
	کم کرنا - نیچے رکھنا
	اَقْصَرَ کمی کرنا (قَصَّرَ چھوٹا کرنا کترنا)
قص	قَصَص کہانیاں قِصَاص بدلہ
	قَصَّ بیان کرنا - چلنا پیچھا کرنا
قصف	قَاصِف ہوا
قصم	قَصَمَ ہلاک کرنا
قصو	اَقْصَا کنارا - اَقْصٰی قَصِیًّا دور
قضب	قَضْب ترکاری
قض	اِنْقَضَّ گرنا
قضی	قَضٰی پورا کرنا دور کرنا فیصلہ کرنا
قطر	قِطْر تانبا قُطْر کنارا
	قَطِرَان گندھک (ض ١/٥)
قط	قِطّ اعمالنامہ
قطع	قَطَعَ کاٹنا - طے کرنا قِطْعَة ٹکڑا
	قَطَّعَ کاٹنا تَقَطَّعَ ٹوٹنا - کٹنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
قطف	قَطْف (ج قُطُوف) خوشے
قطمر	قِطْمِیْر تھوڑا
قطن	یَقْطِیْن درخت
قعد	قَعَدَ بیٹھنا
قعر	اِنْقَعَرَ اکھڑنا
قفل	(قفل ج اقفال) تالا ص ٢/٤
قفو	قَفّٰی پیچھے پڑنا قَفّٰی پیچھے لگانا
قلب	قَلْب دل اَقْلَبَ پھیرنا
	قَلَّبَ الٹ دینا - پھیرنا
تقلب	تَقَلَّبَ پھیرنا - لوٹانا
	اِنْقَلَبَ پھرنا
قلد	قلائد قربانی کا جانور۔
	مَقَالِیْد چابی
قلع	اَقْلَعَ رکنا
قلل	قَلِیْل تھوڑا قَلَّ کم کرنا - کم ہونا
	اَقَلَّ اٹھانا قَلَّلَ تھوڑا دکھلانا
قلم	(قَلَم قلم ص ٢/٤
قلی	قَلٰی بیزار ہونا
قمح	اَقْمَحَ سر اٹھانا
قمر	قَمَر چاند (ص ١/٤)
قمص	قَمِیْص
قمطر	قَمْطَرِیْر سخت
قمع	(مَقَامِع ہتھوڑا ص ٢/٤)
قمل	(قُمَّل جوئیں ص ٢/١)
قنت	قَنَتَ اطاعت کرنا
قنط	قَنَطَ ناامید ہونا
قنطر	قِنْطَار خزانہ
قنع	قَنِعَ صبر کرنا اَقْنَعَ سر اٹھانا
قنو	قِنْوَان خوشے

مادہ	الفاظ اور عنوان
قنی	اَقْنٰی نعمت عطا کرنا (ص ٢/١)
قوب	قَابَ نزدیک ہونا
قوت	قُوْت خوراک مُقْوِیْن مسافر
مُقِیْت	نگہبان
قوس	(قَوْس کمان ص ٢/٤)
قوع	قِیْعَة زمین اور اس کی اقسام
قول	قَالَ کہنا قَوْل بات
تَقَوَّل	اٹکل پچو - جھوٹ بنانا
قوم	قَوْم مُقَام جگہ قیامة قیامت
	قَوَّام حاکم قَیِّمَة مضبوط
	قَامَ اٹھنا کھڑا ہونا اقام سیدھا کھڑا ہونا
	قَوَّمَ (تقویم) اعتدال
	استقام ثابت قدم رہنا مستقیم سیدھا
قو	قُوَّة طاقت
	(اَقْوٰی طاقت دینا - کمزور کرنا ص ٢/١
قهر	قَهَرَ زبردستی کرنا - غالب آنا - جھڑکنا
قیض	قَیَّضَ مسلط کرنا
قیل	قَالَ سونا

ک

مادہ	الفاظ اور عنوان
کأس	پیالہ
کب	کَبَّ الٹ دینا
کبت	کَبَتَ ذلیل کرنا
کبد	کَبَد سختی (کبد جگر ص ٢/٣)
کبر	کَبُرَ بڑا ہونا کبیر اور اکبر بڑا بزرگ
	کَبِیْرَة بوجھل
	(اَکْبَرَ بڑا سمجھنا کَبَّرَ تکبیر کہنا)
	تَکَبَّرَ اترانا
	(اِسْتَکْبَرَ بڑا بننا ٢/٢٢)
کبکب	کَبْکَبَ الٹ دینا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور استغشی کے معنی اپنے اوپر کوئی کپڑا اوڑھ لینا اور غواش ہر اوڑھنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ (م ا) قرآن میں ہے:

اَلَآ حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (۵/۱۱) سن رکھو! جس وقت وہ اوڑھتے ہیں اپنے کپڑے جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (عثمانیؒ)

اور یہ لفظ جس طرح ظاہری طور پر استعمال ہوتا ہے معنوی لحاظ سے بھی ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (۷/۷۱) (نوحؑ نے کہا) اور جب میں نے ان کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تو ان کو معاف فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور کپڑے اوڑھ لیے اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے۔

۲۔ اِدَّثَرَ: الدثار اس گرم چادر یا کمبل کو کہتے ہیں جسے عام لباس کے اوپر اوڑھا جاتا ہے۔ یا سونے والا اوڑھ کر سوتا ہے (منجد) اور ہر وہ کپڑا جو بدن سے ملا ہوا ہو اسے شعار اور جو کپڑا شعار سے ملا ہوا ہو اسے دثار کہتے ہیں (ف-ل ۱۹) اور اِدَّثَرَ بمعنی چادر یا کمبل عام لباس کے اوپر اوڑھ لینا۔ اور دثور القلب بمعنی کسی کی یاد دل سے محو ہونا اور داثر بمعنی ہالک اور غافل (م-ل) گویا اِدَّثَرَ سے مراد کپڑا اوڑھ کر غفلت کی نیند سونا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ (۷۴/۱-۲) اے (محمدؐ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو۔ اٹھو اور ہدایت کرو۔

۳۔ اِزَّمَّلَ: زَمَّلَ بمعنی کپڑے میں لپٹنا۔ کپڑے میں اپنے آپ کو چھپانا اور مُزَمَّلٌ بمعنی کپڑوں میں لپٹا ہوا اور اِزَّمَّلَ اور زُمَیْلٌ بمعنی کمزور۔ بزدل، ڈرپوک (منجد) اور زُمَّلٌ بمعنی ضعیف، ترسیدہ بزدل (م-ل) گویا مُزَّمِّلٌ اس کپڑا اوڑھنے والے کو کہتے ہیں جو کسی کمزوری، ڈر یا بزدلی کی وجہ سے کپڑا اوڑھ کر لیٹ جائے۔ ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (۷۳/۱-۲) اے (محمدؐ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو۔ رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات۔

ماحصل: (۱) استغشی: کسی حالت میں کوئی بھی کپڑا اوڑھنا یا اپنے گرد لپیٹنا عام ہے۔

(۲) اِدَّثَرَ: کپڑا اوڑھ کر غفلت کی نیند سونا یا گہری نیند لینے کی نیت سے کپڑا لپیٹنا۔

(۳) اِزَّمَّلَ: کسی ڈر، کمزوری یا بزدلی کی وجہ سے کپڑا اوڑھنا۔

۴۶ —— اولاد

کے لیے اَوْلَاد، ذُرِّيَّة (ذ ر ر) اَسْبَاط، عَقِب، نَسْل، حَفَدَة، اَهْل اور آل کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَوْلَاد: ولد بمعنی جنا ہوا بچہ اور اولاد اس کی جمع ہے۔ اس لفظ کا اطلاق عموماً بیٹے بیٹیاں، پوتے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیۡدِیۡھِمۡ (۶/۹۳) طرف ہاتھ بڑھا رہے ہوں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

بَلۡ قُلُوۡبُھُمۡ فِیۡ غَمۡرَةٍ مِّنۡ ھٰذَا۔ (۲۳/۶۳) کوئی نہیں۔ ان کے دل بیہوش ہیں اس طرف سے۔ (عثمانیؒ)

۴۔ صَرَعَ: صرع بمعنی مرگی یا اُمُّ الصبیان۔ مشہور بیماری ہے جس میں انسان بیہوش ہو کر پٹاخ سے زمین پر ایسے گر پڑتا ہے جیسے کسی نے پٹخ دیا ہو۔ اور صَرَعَ بمعنی اضطراب اور گھبراہٹ کی وجہ سے زمین پر گرنا (ف۔ل ۱۳۰) قرآن میں ہے:

فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡھَا صَرۡعٰی (۶۹/۷) پھر تو دیکھے کہ لوگ اس میں بچھڑے گئے (عثمانیؒ)

۵۔ غشی: غَشَا کے معنی کسی چیز کو ڈھانپ لینا اور اس پر پردہ ڈال دینا ہے۔ اور جب انسان کی عقل پر پردہ پڑ جائے اور اس کے حواس کام نہ کریں تو اسے بھی غشی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ خواہ دہشت ہو یا خوف یا کوئی اور۔ اور مغشی اس کو کہا جاتا ہے جو بے ہوش ہو گیا ہو، قرآن میں ہے:

فَاِذَا جَآءَ الۡخَوۡفُ رَاَیۡتَھُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡکَ تَدُوۡرُ اَعۡیُنُھُمۡ کَالَّذِیۡ یُغۡشٰی عَلَیۡہِ مِنَ الۡمَوۡتِ (۳۳/۱۹) پھر جب ڈر کا وقت آئے تو تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں اور ان کی آنکھیں (اس طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔

ماحصل: (۱) صَعِق: کسی آسمانی حادثہ سے بیہوش ہونے کے لیے۔

(۲) سکر: عموماً شراب یا نشہ آور چیزوں سے بے ہوشی۔

(۳) غمر: شدائد اور سختیوں کی وجہ سے بے ہوشی۔

(۴) صرع: بے ہوشی کی وجہ سے پٹاخ سے زمین پر گر پڑنے کے لیے۔

(۵) غشی: کسی چیز کی دہشت یا مرض کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے بیہوشی کے لیے عام لفظ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ ــــــــــ تہ بر تہ

کے لیے طِبَاق (طبق) مَرْکُوم۔ رُکَام (رکم) مُتَرَاکِبًا (رکب)، نَضِید اور منضود (نضد) اور کِسَف کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ طبق: ایک چیز کے اوپر اس کے برابر دوسری چیز رکھنا (مف) کہ فٹ بیٹھ جائے۔ مطابقت کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ (۶۷/۳) — اس نے سات آسمان اُوپر تلے بنائے (جالندھریؒ) جس نے بنائے سات آسمان تہہ برتہہ (عثمانیؒ)

۲۔ رَکَمَ: بمعنی ڈھیر لگانا (منجد) بغیر کسی نظم و ترتیب کے کسی چیز کو اُوپر نیچے یا آگے پیچھے ساتھ ملا کر اکٹھا کر دینا۔ اور رُکام اور مرکوم بمعنی تہ بر تہ بادل یا ریت (منجد) ارشادِ باری ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا۔ (۲۴/۴۳) — کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی بادلوں کو چلاتا ہے۔ پھر اُن کو آپس میں ملا دیتا ہے۔ پھر اُن کو تہ بر تہہ کر دیتا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَیَرْكُمَهٗ جَمِیْعًا (۸/۳۷) — اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے۔

۳۔ تراکب: رَکِبَ بمعنی سوار ہونا۔ اور رکیب دو سواروں میں سے پچھلا سوار یا جڑی ہوئی چیز جیسے انگوٹھی میں نگ ہوتا ہے (منجد) اور تراکب بمعنی اس طرح تہ بر تہ ہونا کہ ان میں کوئی خاص نظم اور ترتیب پائی جاتی ہو۔ اور متراکب بمعنی گتھے ہوئے یا گندھے ہوئے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا (۶/۹۹) — پھر ہم اس میں سے سر سبز کونپلیں نکالتے ہیں اور ان کونپلوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ (جالندھریؒ)

۴۔ نضید: نَضَدَ بمعنی سامان کا ایک دوسرے پر چُننا۔ اور نضد گھر کے چُنے ہوئے سامان کو کہتے ہیں (منجد) اور تَنَضَّدَتِ الْاَسْنَانُ بمعنی دانتوں کا باترتیب ہونا (منجد) گویا نضد اس طرح اکٹھا کرنے کو کہا جاتا ہے۔ جس میں کوئی سلیقہ اور ترتیب پائی جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ (۵۰/۱۰) — اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہ بتہ ہوتا ہے۔

۵۔ کِسَف: کِسْفَۃٌ کے معنی کسی متخلخل جسم مثلاً بادل یا روئی وغیرہ کا ٹکڑا ہے جس کی جمع کِسَفٌ آتی ہے۔ اور کِسَفًا ایسے متخلخل ٹکڑوں کو، خواہ وُہ چھوٹے بڑے ہوں، ایک دُوسرے کے اُوپر تہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بگاڑنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا۔
(۷/۵۶)

۳۔ عَاب: عیب کسی چیز کی شکل وصورت یا اس کے اندر کوئی خرابی یا نقص ہونا (مف) اور عَاب بمعنی کسی چیز کو عیب دار بنانا یا خراب کر دینا۔ جاندار ہو یا بے جان۔ قول وفعل ہر صورت میں اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے (فق ل ۲۹) ارشادِ باری ہے:

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا (۱۸/۷۹) وہ جو کشتی تھی تو غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں۔

۴۔ اَسَنَ: اَسَنَ الْمَاءُ بمعنی پانی کا متغیر ہو کر بدبودار ہو جانا۔ اور اَسِنَ الرَّجُلُ بمعنی سڑے ہوئے پانی والے کنوئیں میں داخل ہونے سے بیہوش ہونا یا سر چکرانا (مف منجد) گویا اَسَنَ کا لفظ پانی کے خراب، متغیر اور بدبودار ہونے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ (۴۷/۱۵) اس (جنت) میں نہریں ہیں جن کا پانی کبھی بو نہیں کرے گا۔

۵۔ سَنَّ: سِنٌّ بمعنی دانت بھی ہے اور عمر بھی۔ اور سُنَّةٌ بمعنی طریقہ، دستور اور سَنَّ سُنَّةً بمعنی اس نے طریقہ رائج یا جاری کیا (مف۔ منجد) گویا سَنَّ کے لفظ میں مدت اور دوام کا تصور پایا جاتا ہے۔ اور مَسْنُوْن اس چیز کو کہتے ہیں جو ایک مدت گزرنے سے خراب اور بدبودار ہو جائے تاہم اس لفظ کا استعمال عموماً کیچڑ وغیرہ کے لیے ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۱۵/۲۶) اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے گلے سڑے گارے سے پیدا کیا ہے۔

۶۔ سَنِهَ: بمعنی بہت سالوں والا ہونا۔ سَنِهَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ بمعنی کھانے پانی کا متغیر ہونا، بگڑ جانا۔ اور تَسَنَّهَ الْخُبْزُ بمعنی روٹی کا سڑنا۔ بدبودار ہونا (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ (۲/۲۵۹) اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو (اتنی مدت میں مطلق) خراب نہیں ہوئیں۔

ماحصل: (۱) خرب: مکان، جگہ یا کھیتی کا ویران یا خراب ہونا۔

(۲) فَسَاد: اعمال وعقائد میں خرابی۔

(۳) اعَاب: کسی چیز کو فی نفسہٖ خراب کرنا۔

(۴) اَسَن: پانی کے خراب ہو کر بدبودار ہونے کے لیے۔

(۵) سَنَّ: طویل مدت میں گزرنے پر خراب ہونے والی چیزوں کے لیے۔

(۶) سَنِهَ: کھانے پینے کی چیزوں کے بدبودار ہونے کے لیے آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَرْحٌ مِّثْلُهٗ (۳/۱۴۰) ایسے ہی زخم پہنچے ہیں۔

۲۔ جُرُوْح: (واحد جرح) جرح بمعنی گھاؤ۔ گہرا زخم۔ ضربات شدیدہ۔ اور جراح بمعنی سرجن زخموں کی چیر پھاڑ کرنے والا (منجد) اور جوارح (واحد جارحۃ) بمعنی شکار کرنے والے جانور یا پرندے (فل ۱۶) جو شکار میں گہرا زخم کر کے اسے اَدھ مُوا کر دیتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ۔ اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ہے ان کے برابر۔ (۵/۴۵)

ماحصل: قرح ایسا زخم جس کا اثر جلد تک محدود ہو اور جرح گہرے زخم کو کہتے ہیں۔

زلزلہ کے لیے دیکھیے ——— "کانپنا"

۴ ——— زمانہ اور اُس کی تقسیم

کے لیے دَھْر، عَصْر، قَرْن، حُقْبَۃ اور رَیْبَ الْمَنُوْن کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ دَھْر: زمانۂ کائنات، مدتِ عالم۔ جب سے کائنات شروع ہوئی اس وقت سے لے کر اس کے اختتام تک کا وقت (مف) اور ابن الفارس کہتے ہیں کہ دَھْر میں غلبہ اور قہر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور دَھْر کا یہ نام اس لیے ہے کہ وہ ہر چیز پر گزرتا ہے اور اس پر غالب آتا ہے (م۔ل) اور دَھْر کا تعلق مشیتِ الٰہی سے ہے۔ ارشادِ نبوی ہے لَا تَسُبُّوا الدَّھْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ یعنی دہر کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی دہر ہے۔ اور دہری وُہ شخص جو کائنات کو ابدالآباد سے شمار کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی صانع نہیں ہے۔ فرقہ دہریہ مشہور ہے (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا (۷۶/۱) زمانے میں ایک ایسا دور بھی آیا ہے جبکہ انسان کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔

یعنی دورانِ دہر ایک ایسا وقت بھی تھا جب انسان کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

۲۔ عَصْر: بمعنی (۱) دن کا آخری حصہ۔ (۲) شب و روز۔ روزگار۔ زمانہ (منجد م۔ا) یعنی جب سے دن رات وجود میں آئے اور جب تک موجود رہیں گے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ معنی یا تعریف محلِ نظر ہے عَصْر کا معنی یہ ہونا چاہیے، "بنی نوعِ انسان کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کا عرصہ۔" اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ بنی نوعِ انسان پر عصر کو بطور شاہد بیان فرماتے ہیں۔ اور جب انسان کا وجود ہی نہ تھا تو شہادت کیسی؟ واللہ اعلم بالصواب! ارشادِ باری ہے:

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (۱۰۳/۱-۲) عصر کی قسم انسان خسارے میں رہا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ شب و روز تخلیقِ آدم سے مدتوں پہلے وجود میں آچکے تھے۔

دَھْر اور عصر کی مندرجہ بالا تصریح کے لحاظ سے ان الفاظ کی جمع نہیں ہونی چاہیے لیکن کتبِ لغت میں دَھْر کی جمع دُھُوْر اور عَصْر کی جمع عُصُوْر آتی ہے۔ یہ اس لیے کہ یہ عرفِ عام میں دہر اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُهْتَدِيْنَ (۲/۱۶) | ہدایت یاب ہی ہوتے۔

۴۔ مَآرِب: اَرَب بمعنی سخت حاجت جس کے بغیر گزارہ نہ ہو سکے۔ اور اسے حاصل کرنے کے لیے کوشش کی جائے (مف) اور بمعنی حاجت۔ ضرورت۔ انتہا (منجد) اور مَارِب، مَارِبَة، مَارُبہ اور مَارُبَة بمعنی حاجت اور اس کی تکمیل۔ اور اس کی جمع مَآرِب ہے۔ اور وُہ چیز بھی جس کے ذریعہ وُہ ضرورت پوری ہو۔ ارشادِ باری ہے:

قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَآرِبُ اُخْرٰى۔ (۲۰/۱۸) | موسیٰؑ نے کہا، یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر میں سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کئی فائدے ہیں

ماحصل: (۱) نَفَع: عام لفظ کسی خیر سے حصہ ملنا۔ اس کی ضد ضرر ہے۔

(۲) مَتَّعَ: سامانِ زیست سے فائدہ اٹھانا۔

(۳) رَبِحَ: مالِ تجارت سے فائدہ اٹھانا۔

(۴) مَآرِب: ضروریات اور ان کی تکمیل کا ذریعہ۔

۲۔ فتح ہونا ۔۔ دینا

کے لیے فَتَحَ اور اَظْفَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ فَتَحَ: بمعنی کسی چیز سے بندش اور پیچیدگی کو زائل کرنا (مف) یہ لفظ کھولنا۔ فیصلہ کرنا اور فتح دینا سب معنوں میں استعمال ہوتا ہے (ضد اِغلاق) اور جب یہ لفظ دشمن کے مقابلہ پر فتح (ضد هَزِيمَت) کے لیے استعمال ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ایسے واضح اور کھلا ہوا فیصلہ جس کے بعد دشمن کو اپنی شکست کے متعلق کچھ شک نہ رہے۔ ارشادِ باری ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (۱۱۰/۱) | جب اللہ کی مدد آئی اور فتح حاصل ہو گئی تو آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

۲۔ اَظْفَرَ: ظفر بمعنی انسان یا حیوان کے ناخن۔ اور ظَفَرَ فُلَانٌ بمعنی فلاں نے اس میں اپنے ناخن گاڑ دیے (مف) یا فتح پائی۔ اور اَظْفَرَ بمعنی ایسی فتح دینا کہ دشمن کے سینہ میں ناخن گڑ جائیں۔ یعنی فتح اور اس کے بعد دشمن پر تسلط۔ ابن الفارس کے الفاظ میں يَدُلُّ عَلَى الْقَهْرِ وَالْفَوْزِ وَالْغَلَبَةِ۔ (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ (۴۸/۲۴) | اور وُہی تو ہے جس نے تم کو ان (کافروں) پر فتحیاب کرنے کے بعد سرحد مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر ہے:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ۔ (۳۶/۶۹) ہم نے پیغمبرؐ کو شعر کہنا نہیں سکھلایا اور نہ ہی یہ اس کے لائق ہے۔

۲۔ اَجْدَرُ: جَدَرَ بمعنی لائق اور مناسب ہونا۔ اور اجدر اسم مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ اختیاری امور کے لیے آتا ہے۔ جَدِيْرُ الذِّكْرِ بمعنی قابلِ ذکر۔ اور جَدِيْرُ الثَّنَاءِ بمعنی قابلِ ستائش) اور اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی بات کسی کے مناسب حال اور شایانِ شان ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (۹/۹۷) دیہاتی لوگ کفر و نفاق میں بہت سخت ہیں اور اسی لائق ہیں کہ وہ اللہ کے نازل کردہ حدود و احکام کو نہ سمجھیں۔

۳۔ اَوْلٰى: ولی بمعنی حامی، دوست اور موالی کا ایک معنی ترکہ کا وارث۔ اور ولاء بمعنی آزاد کردہ غلام کا ترکہ۔ اور حق تولیت۔ اور اَوْلٰى بمعنی لائق تر، مناسب تر۔ زیادہ حقدار۔ اختیاری امور کے لیے آتا ہے۔ اور صرف اثبات کے لیے آتا ہے۔ اور يَنْبَغِيْ سے زیادہ ابلغ ہے (مف) اس کا بھی صرف یہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا صلہ ب سے آئے گا۔ اور اس کا معنی ہوگا۔ وہی اُس کا اہل ہے، وہی زیادہ مناسب یا حقدار ہے۔ قرآن میں ہے:

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا (۱۹/۷۰) پھر ہم ان لوگوں سے بھی خوب واقف ہیں جو جہنم میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (۳۳/۶) پیغمبرؐ مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

اور اَوْلٰى کا صلہ اگر لِ سے ہو تو یہ کلمہ نفرین و تہدید بن جائے گا۔ بمعنی خرابی، ہلاکت وغیرہ۔ قرآن میں ہے:

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى (۷۵/۳۵) تیرے لیے ہلاکت ہو، پھر تیرے لیے ہلاکت ہو۔

۴۔ حُقَّ: حَقَّ بمعنی ثابت ہونا۔ واجب ہونا۔ اور حُقَّ اَنْ يَّفْعَلَ كَذَا یعنی ایسا کرنا ہی اس کے لیے واجب اور سزاوار ہے (منجد) یعنی اس کا یہی حق تھا کہ وہ ایسا کرتا۔ اس کا استعمال بھی صرف اثبات کے طور پر ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (۸۴/۲) جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کے حکم پر کان دھرے اور اسے واجب بھی یہی ہے۔

ماحصل: (۱) يَنْبَغِيْ صرف تسخیری امور کے لیے۔

(۲) اَجْدَرُ، اختیاری امور کے لیے۔ کسی کے مناسب حال امر پر۔ شایانِ شان بات کے لیے۔

(۳) اَوْلٰى: یہ اَجْدَرُ سے زیادہ وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اختیاری امور میں صرف اثبات کے لیے آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (۵۰/۲۲) سو آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔

۲۔ طَرْف : کا اصل معنی کسی چیز کا کنارا یا اس کی حد ہے۔ طَرْفُ الْعَيْنِ بمعنی آنکھ کی جھپک اور طَرْفَۃُ عَيْنٍ بمعنی اتنا عرصہ یا وقفہ یا مدت جو ایک بار آنکھ جھپکنے میں لگتا ہے۔ گویا طَرْف میں دیکھنے کے عمل کی وضاحت مطلوب نہیں ہوتی بلکہ انتہائی قلیل مدت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ (۲۷/۴۰) میں اس (بلقیس کے تخت) کو تمہاری آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے تمہارے پاس لا سکتا ہوں۔

پھر یہ لفظ اپنے کثرتِ استعمال سے بَصَر کا ہم معنی بن گیا جیسے طَرْفٌ خَفِيٌّ دزدیدہ نگاہ۔ اور قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (۳۷/۴۸) بمعنی نگاہیں نیچی رکھنے والیاں۔

ماحصل : بَصَر : کا لفظ نظر یا نگاہ کے لیے عام ہے جبکہ طَرْف کا لفظ آنکھ جھپکنے کی قلیل مدت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

نگاہ ــــ نگاہ ڈالنا ــ کے لیے دیکھیے "دیکھنا"

۲۵ ــــــــ نگہبان

کے لیے حَافِظ اور حَفِيظ، رَقِيب، مُقِيت (قوۃ)، حَرَس اور مُهَيْمِن (ھمن) کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ حَافِظ : (اَلْحِفْظ (ضد اَضَاع) بمعنی کسی چیز کو ضائع ہونے اور تلف ہونے سے بچانا (منجد) نگہبانی کرنا (م۔ ل) کسی چیز کو بیرونی خطرات سے بچانے کی کوشش کرنا۔ اور حَافِظ اسم فاعل ہے بمعنی حفاظت کرنے والا اور حَفِيظ میں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی ہر آن حفاظت کرنے والا ارشادِ باری ہے:

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا (۱۲/۶۴) اللہ ہی بہتر محافظ ہے۔

وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (۱۱/۸۵) اور میں تمہارا نگہبان تو نہیں۔

۲۔ رَقِيب : رقبۃ بمعنی گردن۔ اور رَقَبَ بمعنی کسی گردن پر نظر رکھنا یا اس کی نگرانی اور نگہبانی کرنا (مف) اور رَقْبَۃٌ بمعنی احتیاط، نگہبانی، بچاؤ اور خوف ہے (منجد) لہٰذا رَقِيب کے معنی ایسا نگہبان ہے جو خود بھی ہر وقت چوکس رہے۔ اور جس پر رَقِيب ہے اس کا کوئی فعل اس سے مخفی نہ رہے (فق ل ۷۰،۱) قرآن میں ہے:

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (۵/۱۱۷) پھر جب اے اللہ تو نے مجھے (عیسیٰؑ کو) اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران تھا۔

۳۔ مُقِيت : (قوۃ) قَاتَ بمعنی روزی دینا۔ رزق دینا۔ کفالت کرنا۔ اور اَقَاتَ بمعنی قدرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کھلانا (منجد)

۴۔ جَوَاب : (واحد جَابِیَۃ) بمعنی حوض اور جبی الماء فی الحوض بمعنی حوض میں پانی جمع کیا (مف) اور جابیۃ بمعنی اونٹوں کے پانی پینے کا حوض (منجد) ارشاد باری ہے :

یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (۳۴/۱۳) — وہ (سلیمانؑ) جو کچھ چاہتے یہ (جن) ان کے لیے بناتے یعنی قلعے اور مجسّمے اور لگن جیسے حوض اور دیگیں ایک ہی جگہ جمی ہوئی۔

۵ تا ۸۔ اکواب۔ کاس۔ سقایۃ۔ صواع کے لیے دیکھیے "پیالہ"

۹۔ اَبَارِیْق واحد اِبْرِیْق) ہر وہ پانی کا برتن جس کے دستی بھی لگی ہو اور ٹونٹی یا پانی بہنے کی جگہ بھی ہو (فل ۲۰) مثلاً لوٹا۔ آفتابہ، جگ وغیرہ۔ ارشاد باری ہے :

یُطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ (۵۶/۱۸) — نوجوان خدمتگار جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہینگے۔ ان کے آس پاس جگ اور گلاس لیکر پھریں گے۔

اور ابریق کی دستی کو عُرْوَۃ کہتے ہیں (منجد) یہ لفظ بھی قرآن میں استعمال ہوا ہے۔

فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا (۲/۲۵۶) — تو جس شخص نے طاغوت پر عقیدہ نہ رکھا اور اللہ پر ایمان لایا، اس نے ایسے مضبوط حلقے کو پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

۱۰۔ صِحَاف (واحد صَحْفَۃ) بڑا پھیلا ہوا پیالہ جو پانچ آدمیوں کو سیر کرنے کے لیے کافی ہو (منجد) بمعنی تھال۔ تھالی۔ پلیٹ۔ رکابی۔ پرچ۔ یعنی ہر کھلے منہ والے اور پھیلے ہوئے برتن کے لیے آتا ہے۔ قرآن میں ہے :

یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ (۴۳/۷۰) — ان پر سونے کی پلیٹوں اور گلاسوں کا دور چلے گا۔

۱۱ تا ۱۳۔ مائدۃ، طعام، خبز وغیرہ کے لیے دیکھیے "کھانا (طعام)"

۱۴۔۱۵۔ حَطَب اور وقود کے لیے دیکھیے — ایندھن۔

۱۶۔ تَنُّوْر : وہ بڑا ظرف جس میں ایندھن جلا کر اسے گرم کر لیا جاتا ہے پھر روٹیاں پکائی جاتی ہیں۔ (ج تنانیر) اور بنات التنور بمعنی تنور کی پکی ہوئی روٹیاں (م۔ ق) قرآن میں ہے :

وَفَارَ التَّنُّوْرُ (۱۱/۴۰) — اور تنور نے جوش مارا۔

۱۷۔ رَمَاد : بمعنی راکھ اور رَمَدَتِ النَّار بمعنی آگ کا بجھ کر راکھ بن جانا (مف) قرآن میں ہے :

كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ (۱۴/۱۸) — گویا راکھ کا ڈھیر ہے جس کو آندھی اڑا کرلے جائے۔

۱۸۔ ضِغْث : بمعنی سبز و خشک گھاس کا مٹھا (منجد) اور بمعنی خشک گھاس یا شاخیں جو انسان کی مٹھی میں آجائیں (مف) ضغث کا ترجمہ جھاڑو ہی کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ